

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آہ لطف اللہ خدا کا لطف تھا مخلوق پر
شوئی قسمت ہماری آج وہ رخصت ہوا

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے حق سے

شہید فی سبیل اللہ حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب رحمہ

بریلوی مکمل اول کا ایمان

حضرت مولانا محمد ضیاء الفتاحی صاحب فیصل آباد

بشر

مکتبہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت لاہور

عشق رسولؐ

علیؑ کے حق

کفر کی شین

آج کل جبکہ ہمارے محبوب ملک پاکستان کی سرحدات پر کفرستان کی فوجوں نے ڈیرہ جمار کھتا ہے اور سینکڑوں قومی و ملی اور معاشی مسائل سے قوم محرومی ہے بعض متصادفی قسم کے خطرناک نیم ٹکڑوں اور جلوہ خور مولویوں نے بجائے اس کے کہ ایسے نازک ترین وقت میں قوم کے سامنے کوئی تعمیری لائحہ عمل رکھتے اور کتاب و سنت کی روشنی میں مسلمان قوم پر رحم کرتے ہوئے کسی بنیادی پروگرام کی دعوت دیتے اپنی پرانی دقیانوسی عادت کے مطابق کفر کی شین دگا رکھیں ہے اور اپنے سوا تمام مسلمانوں کو خصوصاً علماء دیوبند سے نسبت رکھنے والوں کو کافر، دہائی، رکابی اور خدا جانے کیا کیا کہا جا رہا ہے۔ مولود شریعت کے بہانے لوگوں کو ہلا کر وسیع پیمانہ پر اختلاف پیدا کرنے کے لئے قوم کا روپیہ اور وقت ضائع کیا جا رہا ہے تاکہ بقول حالی مرحوم
 رہے اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

عشق رسول کا نعرہ | اور پھر کمال یہ ہے کہ عشق رسول کا ہی نعرہ لگا کر رسول پاکؐ کی اُمت کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چونکہ موجودہ مسلمان خواہ وہ کتنے ہی گنہگار ہوں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے ہیں اس لئے بے خبر لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہوئے قوم کے یہ نااہل مُلاں اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے خود عاشقِ رسولؐ اور دوسروں کو نفوذِ بائس گستاخِ رسولؐ بتلاتے ہوئے اپنا اُتو سیدھا کرتے ہیں۔ حالانکہ ادنیٰ درجہ کا گنہگار مسلمان بھی حضور علیہ السلام پر قربان ہونا اور آپ کے ناموس پر پہرہ داری میں جان چھڑکنا اپنا اولین فریضہ سمجھتا ہے اور ہر وقت کہتا ہے:-

سے نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی

مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ شربک کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا (ظفر علی خاں)

ناموس رسالت اور علماء دیوبند | باخبر لوگ جانتے ہیں کہ ناموس رسالت کے میدان میں اکابرین دیوبند اور ان کے خدام سب آگے رہے ہیں جب کسی دریدہ دہن کا فر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی تعلیمات پر جو اس کی توان علماء حق نے ہر طرحِ مدافعت کی۔ غازی علم الدین شہید اور دوسرے شیعہ رسالت پر قربان ہو نیا لے پر والوں کی تائید میں جو کچھ ہو سکا کیا۔ آنحضرتؐ فداہ اُمی و ابی کی محضہ میں اور ممتاز صفت ختم نبوتؐ کیلئے جو کچھ ان حضرات نے کیا اور جو کچھ یہ حضرات کر رہے ہیں قوم کے بڑے کلمے طبعوں سے مخفی نہیں۔

قادیانیوں جیسی منظم اور ہوشیار پارٹی سے ٹکر لینا کوئی معمولی کام نہیں تھا اور پھر قادیانیوں کے سب سے بڑے سرپرست اور روحانی باپ انگریز سے بغاوت کرنا اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں، جلد و وطن، بلکہ پچانسی تک کی سزا میں ثابت

قدی کسی معمولی ایمان والے آدمی کا کام نہیں تھا۔ جب ترکستان کے مسلمانوں پر انگریز بے پناہ مظالم ڈھارہا تھا، جب سمرنا کی بیٹیوں کی عصمت دری انگریز کے ہاتھوں اسی طرح ہو رہی تھی جس طرح مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے ہوئی اور جب کہ بعض قبر پرست، ہمیشہ در پیر اپنے سفید آقا کو خوش کرنے کے لئے تعویذ لکھ کر فوجی بھرتی کے قوت دے رہے تھے۔

ترکی لکھ گوسلمانوں پر کفر کے قوت لگا رہے تھے۔ اسوقت حضرت شیخ الہندؒ کا اپنے احباب سمیت ثابت قدم رہتے ہوئے مالٹا کی اسارت کو قبل کرنا کوئی ایسی قربانی نہیں جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ عملی میدان کے علاوہ تبلیغی، تعمیری اور تصنیفی میدان میں علماء دیوبند کی سبقت اور زینت و قیمت خدمت اہل علم سے مخفی نہیں۔ بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، موطا مالک، مشکوٰۃ شریف کے شروع و حواشی عربی میں لکھ کر جامعہ ازہر مدینہ منورہ، قسطنطنیہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے خراج تحسین حاصل کرنا انہی سعادت مندوں کا حصہ تھا کیا صحیح مسلم کی ضخیم ترین شرح عربی فتح العلم مصنفہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ دیوبندی اور بذیل الجہود شرح ابوداؤد کی نظیر اسوقت کے بڑے بڑے بین الاقوامی ادارے پیش کر سکتے ہیں؟

خدمت حدیث کے علاوہ ان حضرات کی عملی شان کا پتہ کرنا ہر تو حجاز و مصر، عراق و شام کے مسلم اکابرین سے دریافت کرو۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کے احاطہ میں اپنی آنکھوں سے مصری، ترکی اور حجازی طلباء کو دیکھا ہے جو ہندوستان میں علماء دیوبند کی شہرت سن کر علم حدیث و تفسیر کی تحصیل کیلئے حوق در حوق آتے ہیں۔ اور اس حشر و شہ علم و تقوت سے سیراب ہو کر دعائیں دیتے ہوئے جاتے ہیں۔ خدمت حدیث کے علاوہ فقہ حنفی کی ٹھوس علمی خدمت بھی انہی حضرات نے کی ہے، بریلوی ملاں حنفیت اور مشرقی رسولؐ کے اپنے اپنے دعووں کے باوجود حدیث اور فقہ کی علمی خدمت سے پوری طرح محروم رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب و الفقه حضرت مولانا اعجاز علی صاحب نے فقہ حنفی کی اکثر کتب مثلاً شرح النقاہ، کنز الدقائق، قدوری، نور الایضاح کے حواشی عربی میں قلمبند فرما کر فقہ حنفی کے طلباء پر احسان

عظیم فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آثارِ سن، اعلیٰ السن جیسی بلند پایہ تصنیفات سے جس قدر مذہب کی خدمت کی گئی اہل علم پر مخفی نہیں؟

ہمارے مہربانوں کا حال | بریلویوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہے یعنی علمی اہلی تصنیفی میدان میں صفر؟ باوجود لمبے چوڑے محبت رسول کے دعووں کے اس پارٹی کے کسی رکن کو کتب احادیث میں سے کسی کتاب کی عربی تفسیر کنراؤر دوشرح کہنے کا بھی شرف حاصل نہ ہوا اور عملی میدان میں ایسے پیچھے رہتے ہیں کہ آج تک کسی اجتماعی اور تعمیری کام میں مقام نہ پیدا کر سکے۔ ہاں مسلمانوں کو کافر، وہابی، نجدی اور خدا جانے کیا کچھ بتانے کیلئے رسائل بھی لکھتے ہیں، اشتہارات بھی چسپاں کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ امن سے بسنے والے مسلمانوں میں سرچھٹل کوانا خوب جانتے ہیں بلکہ اپنی پوچھ تو بجز علم غریب وغیرہ کی بحثوں میں قوم کو الجھانے کیلئے کسی سیاسی، اقتصادی یا معاشی مسئلہ پر نہ کچھ لکھ سکے اور نہ ہی ان مسکینوں میں آج تک ایسے استعداد پیدا ہو سکی۔

کچھ اور خدمات | اس کے علاوہ یہ حضرات قوم کی کچھ اور خدمات بھی سرانجام دیتے رہتے ہیں اور دراصل انہی قومی خدمات کے صدر سے دوچار ہو کر سارا شور و غوغا کرتے ہیں وہ خدمات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

- ① جاہل مریدوں سے نذرانے وصول کرنا۔
- ② ہر جگہ اختلافی مسائل کو خوب ہوائے کر دعوت دینے والوں سے باقاعدہ فیس وصول کرنا۔ تاکہ شکم پروری کے ذرائع زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں۔
- ③ مخالف جس مسئلے پر نواز پڑے اُسے فوراً دھلوانا۔
- ④ تلاوت قرآن مجید کی نسبت گانے بجانے کو زیادہ وقت دینا۔
- ⑤ بڑے بڑے چوہدریوں کی چار پائوں کے گرداگرد قرآن شریف پھراکر ان کے گناہ بخشوانا۔

- ⑥ جنازہ اور موت کے جاہلانہ رسومات کو عین اسلام بتانا تاکہ وصول میں فرق نہ آئے
 - ⑦ مولود شریف کی مجلس میں حاضرین کو درود شریف کا حکم دیکر خود کھڑے کھڑے
- اردودھ ہڑپ کرنے کی خدمت بجالانا۔

۸) اپنے مخصوص مدارس میں نو مہلکان قوم کی علمی تربیت اور ان میں فنی قابلیت پیدا کرنے کی بجائے انہیں شعر خوانی کی طرف لگا کر آوارہ بنانا اور چند مخصوص مسائل روٹا کر انہیں کسی دوسری جگہ امام مسجد لگانا اور اس طرح خود استاذ العلماء بننے کی خواہش پر سی کرنا۔

۹) بے پردہ خواتین سے خلوت میں بیعت کر لینا اور انہیں زینہ اولاد بخشنا۔

۱۰) بزرگوں کی کرامات اور قصوں سے مسائل شرعیہ پر استدلال کرنا۔

تلاک عشرۃ کاملہ

برادران اسلام

کیا کس اور اسلامی مملکت میں بھی یہ وہابی جنٹی کے جھگڑے اور عظیم غیب وغیرہ کی رنجشیں ہوتی ہیں یا کہ یہ شرف صرف اسی ملک کو حاصل ہے۔ جہاں تقریباً پوری ایک صدی انگریزوں نے ڈیرہ چھانے رکھا اگر اور کسی ملک میں یہ جھگڑے نہیں اور یقیناً یقیناً نہیں تو پھر کیا میں یہ رائے لکھنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ ان تمام فضول قسم کے جھگڑوں کی ذمہ داری اسی سفید آقا پر عائد ہوتی ہے جس کی حکومت کاسنگ بنیاد و لٹاؤ اور حکومت کرو کی حکمت عملی پر رکھا گیا اور کیا میں یہ نہ کہوں کہ جب وہ دستار لٹکے پردہ میں اسی عیار آقا کی منک حلالی کا حق ادا ہو رہا ہے جس نے بغداد اجاڑا ترکستان پر ہاتھ صاف کیا اور اب بھی مصر و ایران کو ترلقمہ بنانے کی فکر میں ہے

سے اند کے باتو گفتیم و بدل تر سیدیم
کہ دل آزرده شوی و گر نہ سخن بسیار است

کانگریسیت کا آخری حربہ | ہمارے یہ مخصوص کرم فرما تعلیم یافتہ حضرات کو علماء حق

سے برگشتہ کرنے کیسے آجکل ایک نیا حربہ استعمال کرتے ہیں اور وہ کانگریسی ہونے کا حربہ ہے لیکن دوستوں کو غلطی نہ ہو، اول تو یہ ایک سیاسی نظریہ تھا جس کا مذہب

یا اعتقاد سے کوئی دُور کا واسطہ بھی نہیں اور پھر پاکستان میں رہ کر کانگریسی ہونیکا
 کوئی احمق ہی مدعی ہو سکتا ہے نیز سب علماء دیوبند نے متفقہ طور پر ہرگز ہرگز
 اس نظریہ کو قبول نہیں کیا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندیؒ
 حکیم الائمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند، مولانا ظفر
 مفتی محمد حسن امرتسری جیسے علیل القدر ذمہ دار علماء و مشائخ نے ڈٹ کر آخر دم تک
 کانگریس کی مخالفت اور مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ علامہ عثمانی علیہ الرحمہ تو قائد اعظم
 کے دست راست ثابت ہوئے اسی وجہ سے قوم اور حکومت پاکستان کی نظر میں
 صلیٰ رحم الف الحامدین جو وقعت مولانا مرحوم کی تھی وہ کسی مولوی یا پیر کی نہ ہو سکی۔

ہے ایں سعادت بزورِ بازو نیست
 تانہ بخشنده خدا ئے بخشنده

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو حکومت پاکستان نے شیخ الاسلام کہا، اُن کی
 رہنمائی کو قابلِ فخر سمجھا، قوم کے محبوب قائد اعظم کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی
 اور تمام مسلمانوں نے آپ کی اقتداء کر کے آپ کی عظیم شخصیت کا عملی اعتراف کیا۔

بریلویت عیسائیت کے روپ میں

ہمارے ان مخصوص کرم فرماؤں نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک
 کھلونا بنا رکھا ہے۔ عشق اور محبت کے پرے میں شریعت اسلام کو منسوخ کرتے
 ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو
 خالق کا درجہ دینا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کہ آپ کو
 لغو بالہ اللہ مقام رسالت سے اٹھا کر مقام الوہیت تک لے جانا اور بزرگان دین
 کی شان میں ایسا رافضانہ مبالغہ کہ انہیں مقام ولایت سے مقام رسالت تک
 پہنچانا ان حضرات کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اس عیسایانہ افراط کے
 چند نمونے قابلِ ملاحظہ ہیں۔ ایک پیر پرست فرماتے ہیں:-

ہے چاچو شہر مدینہ و سدا کوٹ مٹھن بیت اللہ
 ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دیوچ اللہ

ایک دوسرے عالی صاحب گوہر افشاں ہیں :-
 ۱۔ اشرفی احمد غنت ربنے بیٹھے ہیں
 عرش پر ایندو غفار بنے بیٹھے ہیں
 ایک تیسرے صاحب برلے :-

۲۔ وہی جو مستری عرش تھا خدا ہو کر
 اُتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر
 ایک چوتھے بُدھو میاں کی سنو :-

۳۔ پروفہ انسان میں آکر خود دکھانا سقا جمال
 رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو
 پانچویں احمد رضا خانی صاحب جھوم کر فرماتے ہیں :-

۴۔ یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
 تیرا اور سب کا خُدا احمد رضا!

میری حالت آپ پر ہے عیاں
 آپ سے کیا ہے چھپا احمد رضا!
 (حوالہ نغمۃ الروح)

صلیٰ پر رسالہ "الذرات الصوفیہ" کے الذرات بھی قابلِ مطالعہ ہیں پیر صاحب
 سے مخاطب ہو کر مرید جی گویا ہوئے :-

۵۔ حور و ملک فلک پر فرش پر زمیں پر تیرے
 خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

۶۔ تم ہو غنت اردو عالم دافع رنج و بلا
 دین و دنیا میں شاہ ہے بادشاہی آپ کی

۷۔ فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر
 کہے جا رہے ہیں جماعت علی شاہ

ہے گرسٹائیں گے ٹھیکرین لحد میں سٹا!
 ان کو دکھلاؤں گا اس وقت صورت تیری
 نفوذ بالبدن فلانک هذه الخرافات انالله وانا الیہ راجعون ؎
 سے اے بسرا پردہ یثرب بخواب
 کہ شد مشرق و مغرب خراب

بریلوی مشن "یہودیت" کے نقش قدم پر!

ایک طرف یہ افراط دوسری طرف تقریط کرتے ہوئے یہ حضرات یہودیت کے رستہ پر ایسے گامزن ہوتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ بریلوی مشن کے بانی اول مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے ایک پیر بھائی کی خوشبو کو روضہ نبوی کی خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے تو زمین رسول سے شرا تے نہیں۔ ان کی عبارت یہ ہے: "جب ان کا انتقال ہوا تو میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا تو مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضہ النور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے آئی تھی۔" (دیکھو ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۵)

منہجی بزرگو! دیکھا اس عشق رسول کے مدعی نے اپنے پیر بھائی کی خوشبو سے تشبیہ دیکر کس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا بھر کی کستوریں اور عطریات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کے ایک قطرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ پسینہ تو کیا ادنیٰ سے ادنیٰ چیز حتیٰ کہ خاک کو آنحضرت سے نسبت ہو جائے تو وہ عرش الہی سے بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں واضح طور پر مدلل حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ (دیکھو آب حیات وغیرہ)

اعتدالی راہ | علماء حق نے اس افراط تقریط سے الگ ہو کر جس انداز سے اسلام کی صحیح تصویر پیش کی ہے اُسی کو دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ کا رجحان ان کی طرف

ہوا۔ علماء حق خدا کو خدا تعالیٰ اور رسول کو رسول، صحابی کو صحابی، ولی کو ولی ہی کے مقام پر رکھتے ہیں اور سب کا اعلیٰ قدر مراتب احترام بجالاتے ہیں اور کسی کی شان میں ہرگز ہرگز ادنیٰ درجہ کی گستاخی بھی نہیں ہونے دیتے۔ ان کے متعلق یہ پوچھنا بڑا کہ لغو و بالہ وہ حضور پاک کی بے ادبی کرتے ہیں بہت بڑا جھوٹ و ان کے حالات اور تصانیف سے جہالت اور ناواقفی ہے۔ ان کی جن عبارات کو توڑ مروڑ کر بعض چالاک اور پیشہ ور ملان پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ایک دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ کیے جا چکے ہیں۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی و سید مرتضیٰ حسنؒ اور مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہ وغیرہ بزرگوں کی تصانیف پڑھ کر حقیقت حال سے واقفیت حاصل کیجئے۔ چند عبارات بزرگان دین کی نقل کی جاتی ہیں جس سے ان کے عشق اور محبت رسول کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نالوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند

آپ جب سفر حج پر تشریف لیگے تو باوجود ضعف کے مدینہ منورہ سے چند منزل قریب سواری کا اونٹ چھوڑ کر محض ردھنہ پاک کے احترام میں پیدل چلنے لگے جس سے آپ کے پاؤں میں زخم پڑ گئے۔

آپ نے سفر حج کے بعد سبز رنگ کا جو تاساری عمر اسٹے نہ پہنا کہ ردھنہ اطہر و دیگر مقامات مقدسہ کا رنگ بن سقوا۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان واقعات کو ”الشہاب“ میں اجمال سے نقل فرمایا ہے جن حضرات کو حضرت کے عشق رسول کو تفصیل سے معلوم کرنا ہوا انہیں مولانا کی عجیب و غریب تصانیف ”آب حیات“ قبلہ نما، اجوبہ اربعین، تذییر الناس وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار جو ”تہذیب“ میں شائع ہو چکے ہیں انصاف سے ملاحظہ فرما کر بتائیے کہ یہ لوگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب ہو سکتے ہیں؟

اشعارِ قاسمی در مدحِ بنی ہاشمی علیہ السلام



تُو خُز کون و مَکاں زُبدۂ زَین و زماں
تو بُزے گل ہے نگرِ مَثلِ بی اور نبی
جہاں کے سائے کمالات ایک تجھ میں ہیں
لگاتا ہاتھ نہ پُتلی کو اب البشر کے خدرا
کہاں بلندئی طور اور کہلاتی میری حراج
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید ہے یہ
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پیروں
جو یہ نصیب نہ مجھ کو اور کہاں نصیب ہے
اڑا کے بادِ میری مُشتِ خاکِ کپسِ مرگ

امیرِ شیکر پیغمبرِ ابراہیم شاہِ ابرار
تو نورِ دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدہ بیدار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چہرہ
اگر وجود نہ ہوتا تھا را آخر کار
کہیں ہوئے ہیں زمین اور آسماں ہموار
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شامس
مروں تو کہا میں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
کہ ہے حضور کے روضہ کے آس پاس خار

و لے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کو چڑا طہر میں بنکے تیرے عباد

نوٹ:- بخوفِ طوالت چند اشعار کی نقل پر اکتفا کی گئی، در نہ اس قسم کے اشعار
انی دلیوبند حضرت نازقوسی رحمۃ اللہ علیہ کے بکثرت ہیں۔

حضرت مولانا رشید گنگوہی کا بے پناہ عشقِ رسولؐ

○ حضرت مولاناؒ کے ہاں حجرۂ نبویہ کے غلاف کا ایک سبز رنگ کا ٹکڑا مقابے

آپؐ پر چاہا۔ اپنے ہاتھ سے نکال کر بطور تبرک لوگوں کو زیارت کراتے اور خود ہر اور
آنکھوں پر ملتے کیونکہ بقولِ من جن چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی محبوب
بن جاتی ہے۔ پچ کہا ایک دیرانہ عشق نے کہ:-

ہے پائے سب بوسید مجنوںِ خلقِ گفتہ ایں چہ بُو
گاہ ہے گاہے ایں سب دُر کوئے لیلی رفتہ بُو

- حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۹ھ کو مدینہ سے حاضر خدمت ہوئے تو بڑی طلب سے فرمایا یہاں روضہ اقدس کی خاک کا تحفہ بھی ساتھ لائے ہو؟ مولانا نے پیش کی تو غائب محبت سے تمام عمر آنکھوں میں بطور سر استعمال فرماتے رہے۔
- آپ کے بعض مخلصین نے مدینہ منورہ سے کپڑے ارسال کئے تو آپ نے ان کو بڑی عزت سے قبول فرمایا بعض طلباء نے کہا حضرت یہ دوسرے ملکوں سے بن کر جاتے ہیں تو جواب میں ارشاد فرمایا جہائی میرے آقا کے شہر مدینہ منورہ کی ان کو ہوا تو لگی ہے اس وجہ سے یہ معزز ہو گئے۔
- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کا جلا ہوا زترین مدینہ شریف سے آیا تو آپ باوجود نزاکت طبعی کے بے تکلف خوشی سے خوش فرما گئے۔
- مسجد نبوی کے صحن کی گجروں کے چند دانے پیش کئے گئے تو ستر سے زائد ٹیلے کر کے عزیزوں میں بطور تبرک تقسیم فرمائے۔
- امام الرضیہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مشہور منسوب جملہ "اے اللہ میں نے تیری معرفت تو پوری طرح سے حاصل کر لی ہے مگر عبادت کا حق ادا نہ کر سکا" یہ تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا یہ جملہ امام صاحب سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ خدا کا مقام تو بہت بلند ہے ہم تو رسول خدا کے مقام کی بھی پوری معرفت حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حق معرفت کجا؟

زیارت روضہ رسول اور علمائے دیوبند

سرتاج علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی محدث اپنی کتاب "زبدۃ الکتاب" مطبوعہ جدید برقی پریس دہلی صفحہ ۱۴۲ پر فرماتے ہیں:

"اب جان کہ زیارت روضہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل المستجابات ہے بلکہ بعض نے واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اور فرمایا کہ جو میری زیارت کو آئے اور اس آنے میں محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو محمد پر حق ہو گا کہ میں اس کی قیامت میں شفیع ہوں اور فرمایا کہ اگر کوئی میرے

انتقال کے بعد زیارت میری قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آئے غرض جب عزم مدینہ منورہ کا ہو تو بہتر یہی ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جائے تا مصلحت اس حدیث کا ہو ہاں کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آئے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے، پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے۔“

اس کتاب کے صفحہ ۱۲۷ میں فرماتے ہیں: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محمد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے تصور کر لے اور کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ الخ

صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں: ”پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرو اور شفاعت چاہے یا رسول اللہ استغاث الشفاعۃ الخ“

عقیدہ حیات النبیؐ اور علماء دیوبند

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہانپوریؒ ”براہین قاطعہ“ صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی بابت خوب یاد کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور عالم غیب میں اور جنت میں جہاں چاہیں باذن تعالیٰ چلتے پھرتے ہیں اور اس عالم میں بھی حکم ہو تو آسکتے ہیں اور صلوة و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال اُمۃ ان پر پیش ہوتے ہیں اور جبروت حق تعالیٰ چاہے دنیا کے حال کشف ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی مخالفت نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ مولود میں اور دیگر مجالس ذکر میں ہر روز آتے ہوں یا ہر صورت ندا، اور عرض و حالات دُنیا کے ہر روز معلوم کرتے ہوں بدو ن اعلام حق تعالیٰ کے اس کو تسلیم نہیں کرتے، اور یہ کہ سب اشیاء کا علم حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اسکو بھی قبول نہیں کرتے بلکہ جنت و علم دیا جاتا ہے اسقدر کو جانتے ہیں اور بس۔“

اس کے علاوہ علماء دیوبند کی مشہور و معروف کتاب ”المہند علی المفتی“

جس کی تصدیق علماء دیوبند نے متفقہ طور پر کی اور پھر تمام ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے مشائخ علماء نے اس کی تعریف کی اور دیوبندی عقائد کو سراہتے ہوئے تمام دنیا کے علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ جو آپ کے عقائد ہیں وہی تمام اہلسنت والجماعت کے اور ہمارے عقائد ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے ہمارے نزدیک اور مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیائی سی ہے۔ بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء اور شہداء کیساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطیؒ اپنے رسالہ "انبیاء الاذکیاء بحیوة الانبیاء" میں بوضوح لکھا ہے:

حضرات سجادہ نشینان علماء و صوفیاء کے خیالات و فتاویٰ

حضرات! چند پیشہ در مولویوں کے علاوہ ہر مشرک کے نیک نیت علماء و صوفیاء نے اکابرین دیوبند کو ان کی قابل قدر خدمات کی وجہ سے باوجود چند فرعی مسائل میں اختلاف ہونے کے ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھا ہے جبکہ سلف صالحین کا دستور تھا کہ وہ اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کی عزت کیا کرتے تھے۔

مفتی اعظم گولڑہ شریف کی رائے

① ضلع جنگ کے ایک صاحب نے سوال کیا، عالم مذکور وضع جنگ کا ایک پیشہ ور متعصب بطل (سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید حسین احمد مدنی اور سید الزمر شاہ کشمیری دیوبندی وغیرہ کو کافر قرار دیکر ان کے قول و فعل و ذات پر لعنت کرتا ہے اور کہتا ہے برابر اہلکاب عوام الناس کو اس فعل پر بیدار کرتا ہے غرض یہ کہ یہ جماعت قابل لعنت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مفتی اور اس کے ساتھی متبعین کس جرم کے مستحق ہیں؟ (سیدنا و قوجوا)

الجواب

"اشخاص مذکورہ مومن ہیں اور جو شخص مومن کو کافر کہے اور اس پر لعنت کرے وہ کفر و لعنت خود اسی شخص پر ہوگی"

علامہ محمد علی عزمیؒ مقیم گولڑہ شریف

نوٹ :- اصل تحریر جناب مولوی عبداللہ صاحب امام و مدرس لالہ جلال متقا میں منسلک ہے۔ اس کے پاس موجود ہے۔ احقر ان کے سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو انہوں نے ذکر فرمایا چنانچہ اس رسالہ کی تحریر کے وقت یہ فتویٰ بذریعہ ڈاک منگوا گیا اور پھر مولوی صاحب موصوف کو واپس کر دیا گیا۔

(۲) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعین کردہ بھی مفتی غلام محمد صاحب ایک دوسرے اسی قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

”واضح ہو کہ علماء مؤول عنہم شکر اللہ معہم ان کی نیات مبنی بر خیر ہیں، اعمیٰ یہ لوگ نیک نیت تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زباں دراز میں ہیں ہیں اس کے خداوندِ کریم نے محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی اسکی درگاہ سے ان کیلئے خیر خواہ ہیں۔“ فقط (دیکھو رسالہ ”آئینہ مذہب بریلوی“ مطبوعہ برقی پریس جالندھر ص ۳)

(۳) ایک تیسرے سوال کے جواب میں جو انجمن اہلسنت سانگلہ میں ضلع شیخوپورہ کی طرف سے کیا گیا۔ پیر صاحب گولڑوی کے مفتی اعظم فرماتے ہیں: ”یہ لوگ بچے ایمان تھے جو شخص ان کو کافر کہے وہ خود پورا مؤمن نہیں ہے، ایسے شخص کے پیچھے اقتداء نہ کرنی چاہیئے۔“ غلام محمد گولڑہ شریف

”احقر کو اس فتویٰ سے اتفاق ہے“

منظر قیوم سجادہ نشین بقلعہ خود

”فقیر کو اس فتویٰ سے پورا اتفاق ہے میں خود مذکورہ بالا حضرات کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو بالکل جائز سمجھتا ہوں۔“ فقیر فیض الحسن نقشبندی سجادہ نشین آکوہار شریف ناچیز کو اس فتویٰ مذکورہ سے اتفاق ہے، ناچیز مندرجہ بالا بزرگان کو ایمان متعقی جانتا ہے، ان حضرات کو برا کہنے والا لائقِ امامت نہیں۔“ سید احمد غفرلہ متوطن ہری پور ہزارہ (دیکھو اشتہار اظہار حق“ مطبوعہ ایکٹرک پریس لاٹھور شائع کردہ اہلسنت والجماعت سانگلہ)

(۴) حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے خاص الخاص فیضیافتہ علامہ مولانا غلام محمد صاحب گولڑوی ابٹن شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور فرماتے ہیں:

”مولانا محمد قاسم ہافوتی، مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کا زمانہ میں نے نہیں پایا مولانا خلیل احمد و مولانا محمود الحسن صاحب کی ایک دفعہ زیارت کی ہے مصاحبت کا اتفاق

نہیں ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی ایک دفعہ زیارت اور ایک دفعہ غلط فہمی
 اس سے زیادہ ان حضرات کیساتھ کسی مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا مگر میرا اعتقاد ان بزرگوں
 کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب علماء ربانی اور اولیاء اُمت محمدیہ سے تھے۔ احقر کو بعض
 مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر اعتقاد یہی ہے اور اعتقاد کے اختیار کرنے کا
 سبب ان کی تصانیف کا مطالعہ اور استفادہ قبول عام ہے بالخصوص مولانا اشرف علی
 صاحب تھانوی کے خدماتِ طریقت پر نظر کر کے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اس صدی
 کے مجدد ہیں۔ فقط۔ (۱۲ جہاد النبی ۱۳۵۵ھ آئینہ مذہب ربوہ صفحہ ۳)
 ⑤ مولانا عزیز الرحمن خان صاحب سجادہ نشین دہم تہم تہم خانہ خالقیہ حال مقیم مرگودھا حضرت
 مولانا مشتاق احمد ابن بطوی حنفی چشتی کی رائے سے (جو علماء دیوبند کی تعریف میں ہے)
 اتفاق فرماتے ہوئے کہنے ہیں میں کئی طور پر متفق ہوں بلکہ حضرت والد صاحب
 (پیر عبدالحق صاحب کچا بھی یہی مسلک تھا۔ فقط۔ (حوالہ مذکورہ بالا)
 ⑥ مولانا محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین کرمانوالہ (حال تہم تہم اکاڑہ) فرماتے ہیں
 "غریب تو اکابر دیوبند صاحبان کا تابعدار ہے۔ فقط۔ (دیکھو حوالہ مذکورہ)

چار نوری وجود

حضرت قبلہ عالم میاں شیر محمد صاحب شرقپوری جو اپنے وقت کے صوفی دہانی
 اور کامل بزرگ تھے کی سوانح عمری خزینہ معرفت مرتبہ آپ کے خاص الخاص مرید
 صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری صفحہ ۳۸۴ پر ہے حضرت میاں صاحب نے مجھے
 فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک سید الزماں شاہ صاحب ہیں۔
 ان بزرگانِ دین کی اخلاص میں ڈوبی ہوئی تحریروں کو پڑھ کر حضراتِ علماء
 دیوبند کی خدمات کو وہی شخص ٹھکرا سکتا ہے جس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی ہو
 یا دل میں ظلمتِ شرک! اللہ تعالیٰ ہم سبکو بزرگانِ دین کے ادب کی توفیق بخشے

①
 از خدا خرا، یہم توفیق ادب
 بے ادب محروم ماند از فضل رب

فتویٰ

نامہ نادر جمعیت علماء پاکستان حزب الاحناف بریلوی مسجد وزیر خاں لاہور

① لیگ میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت و جماعت کا ان سے اتفاق اور اتحاد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ لیگ کے لیڈرول کو رہنا سمجھنا یا ان پر امت بار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنا بنانا اور ان پر امت بار کرنا ہے۔ جو شرعاً ناجائز ہے۔

② لیگ کی حمایت کرنا اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت کرنا منافقین اور مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

③ جو شخص اپنے کو کُستی کہتا ہو اور پھر (محمد علی) جناح کو اپنا پیشوا ماننے اور قائد اعظم کو اس شخص پر واجب لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور سچا دین کا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔

(الاجابات السنیہ صفحہ ۳۲)

(فتویٰ جماعت بریلوی بہر حزب الاحناف لاہور)

بریلوی ملاؤں کا ایمان

پیش لفظ

برادران اسلام! حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک حق و باطل کی آپس میں کشمکش رہی ہے۔ جب بھی اہل حق نے دُنیا کے اندر حق کی آواز کو بلند کیا تو اہل باطل کی جبینوں پر شکنیں پڑ گئیں۔ انہوں نے قطعاً اس بات کو گوارا نہ کیا کہ حق کی دُنیا میں آواز بلند ہو۔ مگر

مذہبی لاکھ بُرا چاہتے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظرِ خدا ہوتا ہے
باطل نے شیطانی قوتوں کیساتھ حق کو پامال کرنے کی پوری کوششیں کیں مگر
حق نے اپنی رحمانی قوتوں کے ساتھ باطل کے ایوانوں کو متزلزل کر کے رکھ دیا۔ اے
مقابلے کی تاب تو کیا اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھا۔

جاء الحق وزهق الباطل

اہل حق نے لباسِ باطل کے اس طرح سے بچنے اُدھیڑے کر دئے
بابل کا فرد اور نہ ہی مصر کا فرعون پیوند لگا سکا مگر اس رسوائی کے عالم میں بھی وہ اس
شیطانیت سے باز نہیں آیا۔ اس نے اپنی تمام قوتوں کو حق پرستوں کے مقابلہ میں
مجمع کر دیا ہے لیکن اتنا ہی یہ اُسجرے کا جتنا کہ دبا دیں گے کچھ نہ

الاسلام یعلو ولا یغنی

حضرات علماءِ دلیوبند نے ہندوستان کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے حق و
ترتیب دشمن انگریزوں کے خلاف جو جنگ لڑی ہے وہ کسی باشعور اور سنجیدہ انسان پر غنی

نہیں ہے یہ جنگ انہوں نے ذاتی اقتدار یا ذاتی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی عزت کے تحفظ کیلئے لڑی تھی۔ علماء دیوبند کا اسلام کیلئے میدان میں کودنا اہل باطل کیلئے زہر ہلاہل ثابت ہوا۔ اگر انگریز صاف طور پر ان علماء حقانی کی مخالفت پر اترتا تو ہندوستان کا مسلمان اسے کسی قیمت پر بھی گوارہ نہ کرتا چنانچہ اُس نے اپنے نظریہ چھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کے تحت چند زبیر پرست اور پیشہ ور مؤذن کو سکوں کی جسد کار کالا لچ دیکر علماء حقانی کی تکفیر کیلئے ان کے ایمان کو خریدا چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء حقانی کی خلاف جوڈرامہ کھیلادہ مسلمانوں پر غصی نہیں ہے۔ ان دونوں حضرات نے انگریز دوستی اور مذہب و ملت سے غداری کے جو ثبوت فراہم کئے اہل بصیرت انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتے اب مذکورہ بالا دونوں حضرات تو آسمانی ہو گئے لیکن اپنی ذریت کو اس مدت کیلئے چھوڑ گئے کہ تم نے علماء حقانی کو بدنام کر کے ہماری ردعمل کو تازگی بخشی ہوگی۔

لائپور شہر کے اندر انگریز کے لیجنٹ مدت سے اس ڈرامے کو کھیل رہے ہیں مگر تم نے اس کی طرف مکی اور ملی مفاد کے پیش نظر توجہ نہ کی اب جبکہ پانی سر سے گزرنے لگا اور انگریز کے خود کاشتہ پودوں نے اپنے قدیم حق غلامی کو ادا کر کے ایک رسالہ بعنوان ”دیوبندی مولویوں کا ایمان“ گول باغ لائپور سے شائع کر کے علماء حقانی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی تو بندہ نے ضروری سمجھا کہ سنی اور حنفی مسلمان بھائیوں کو ان نام نہاد معسبان رسول کی حقیقت سے آگاہ کروں جو لباس ریوشی میں ایمان کے لٹریے ہیں اور محبت رسول کے لباس میں گستاخ رسول ہیں مگر میں چاہوں تو انشاء اللہ العزیز ان صلوہ خرمیوں کی ہزاروں گستاخیاں پیش کر سکتا ہوں جو انہوں نے حضرات انبیاء علیہم السلام و دیگر اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی شان میں کی ہیں چونکہ اس وقت طوالت مقصود نہیں اس لئے چند حوالوں پر اکتفاء کروں گا جن سے ان نام نہاد عاشقان رسول کا پل کھل جائیگا۔

بدعتی بریلوی ملاؤں کا زالا درود!

(۱)

اللہم صل وسلم علی محمد و سیدہ و اولہا دینا و مہمنا و معبودنا
حافظ سیدہ جماعت علی شاہ صاحب (فیضان علی پور المعروف الزائر شاہ ملا)
حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا ان بدعتی ملاؤں کا درود! ان سے کہو کہ
اپنے میلادوں میں اس درود کو پڑھا کریں تاکہ عوام میں ان کی محبت رسول میں عداوت
رسول واضح ہو جائے۔

بریلوی ملاؤں کا امام الانبیاء احمد رضا خان ہے؟

(۲)

مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سیدنا صلی اللہ
علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیجاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ
حضور کہاں تشریف لیجاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔
الحمد للہ یہ جنازہ مبارک بھی نے پڑھایا۔ (المفوظ حصہ دوم ص ۲۲)

میرے سنی بیٹائیو! دیکھا آپ نے بریلوی ملاؤں کا پیر و مرشد لکھتا ہے کہ جنہیں
خداوند عالم نے امام الانبیاء کا خصوصی شرف عطا فرما کر جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
شان امتیازی عطا فرمائی تھی انہوں نے میری اقتداء میں نماز پڑھی اور میں اسکا مقتداء تھا
یعنی امام الانبیاء کا بھی امام تھا۔

علماء حقانی کو بدنام کرنے والو! تم نے تو محبت رسول کا شور مچا کر کے دنیا
کو گمراہ کیا ہوا تھا کیا اسی کا نام محبت ہے کہ چودھویں صدی میں ایک انگریز کا ایجنٹ
جس کی تمام عمر اسلام پر گند اچھالتے گذر گئی ہو وہ تو امام ہو اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس کے مقتدی ہوں۔ شرم شرم۔ حضرت مفتاحی علیہ الرحمۃ کے مرید کا خواب تو تھیں
مقبول نہیں اور اپنے مولوی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی فراموش ہو گئی۔
ع۔ اُبجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

کیا دیوبندی مولویوں کا ایمان کہتے وقت تھیں اپنے ہاوا کی عبارت فراموش ہو گئی تھی؟
ہاں اب بددیانتی اور بے ایمانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

بریلوی ملاؤں کا زالاساتی کوثر

(۳)

ہے جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴۸)

حضرات! آپ نے اندازہ کیا کہ ان ایمان کے لیڈروں کا ظاہر کچھ اور ہے اور باطن کچھ اور اس شعر کے اندر بلا جھجک اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ روزِ عشرِ پہنچ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو جام کوثر عطا فرماتے ہوں گے تو ہم حضور کو چھوڑ کر مولوی احمد رضا خاں کے دروازے پر جائیں گے کیونکہ ہمارا ساتی کوثر وہی ہوگا۔ بزرگانِ دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ساتی کوثر ہوگی اور تمام امتی آپ ہی کے حوض پر حاضر ہوں گے مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسول کو قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جاننا گوارا نہ ہوگا۔ محبت کے لباس میں گستاخی کرنے والو! کیا یہ شانِ رسالت سے انکار نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ انتہائی درجہ کی گستاخی نہیں ہے؟ کیا حضور کے علاوہ مٹھائے ملاؤں کو بھی حوضِ کوثر عطا کیا گیا ہے؟

سُنی بھائیو! ہمارے ساتی کوثر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی ہوگی اور انشاء اللہ العزیز ہمیں آپ کے دستِ فیض سے جام کوثر ملے گا۔ یہ لوگ دُنیا میں بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن رہے اور آخرت میں بھی سرکارِ دو عالم کی دشمنی ان کے قلوب سے نہ نکلی۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے عاشقِ رسول ہو سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔

(۴) بریلوی ملاؤں کے نزدیک مدینہ منورہ میں اقامتِ حرام ہے

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاہدیت ہمارے آئندہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ حفظِ آداب نہیں ہو سکے گا۔“
(احکامِ شریعت ص ۳۷ حصہ دوم)

حضرات! دیکھا ان عاشقانِ رسول کا حال کہ دیارِ محسوب میں اقامت کو کس قدر ناگوار سمجھتے ہوئے اس پر کراہت کا فتویٰ دیا ہے۔ محروبِ دو عالم کے شہر میں اقامت

خود کو پسند نہیں مگر الزام آئمہ پر دھر دیا جن کی محبت کا آخری مرجع مدینہ منورہ محتاج آئمہ کرام کے پیش نظر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فداء امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو کہ :
 من استطاع ان يموت في المدينة فليمت بها فاني اشفع لمن يموت بها.
 ترجمہ: یعنی جو مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کو وہاں اگر مرنا چاہیے کیونکہ میں وہاں
 آکر مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (مشکوٰۃ باب حرم المدینہ بوالترندی)
 واضح ہو کہ یہاں سکونت مدینہ منورہ کو مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے اور فقہاء حنفیہ کے نزدیک
 جب لفظ مکروہ معاملات میں مطلقاً مستعمل ہو تو اس سے مکروہ تحریمی ہوتی ہے گریہ کلاس
 مجدد کے نزدیک مدینہ منورہ میں رہنا حرمت پر مبنی ہوگا۔

بریلوی ملاؤں کا مدینہ منورہ

(۵)

سے مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
 ادھر جہانیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(فرد الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۱۳۷۳ء ص ۹)

سُنی بھائیو! آپ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور مدینہ منورہ کے
 دشمنوں کے اس فاسد عقیدہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے لئے رسول خدا (فداء امی و ابی)
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ اور پیر جماعت علی شاہ کا علی پور ایک برابر ہے۔ ان گستاخان
 مصطفیٰ کے دامن جھنجھوڑ کو کہو کہ جب مدینہ منورہ کا مقابلہ علی پور بھی کرتا ہے تو بریلوی بیت
 میں اعلان کر دو کہ اس قدر سرمایہ خرچ کرنے کے بعد تمہیں عرب جانے کی ضرورت نہیں۔
 تمہارے لئے بھی مرزا ٹیوں کی طرح علی پور مدینہ بن گیا ہے۔ کیوں یہ اعلان نہیں کرتے؟
 تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہم نے یہ اعلان کر دیا تو سمجھو لے بھالے عوام تمہارے
 دام میں الجھ کر ہماری دکان کے گاہک بنے ہوئے ہیں وہ ہم سے مستغفر ہو جائیں گے
 اور ہماری محبت رسول کے نام پر کی گئی دکانداری ختم ہو کر رہ جائے گی۔ نف

(۶) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علوم شرعیہ میں ناقص ہیں!

سے ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں وہ تیری وعظ کی مثل ہے یا غوث

(حدائق بخشش ص ۹ حصہ دوم)

مسلمانوں! قاعدہ یہ ہے کہ کم علم والے زیادہ علم والوں کا وعظ و نصیحت کرتے ہیں محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ ان بدعتی ملاؤں نے اس کے برعکس کر دیا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد بنادیا۔ کیا جلد انبیاء کرام و خصوصیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں کوئی کمی ہے جس کو پر کر کے لئے حضرت غوث پاک کی مجلس میں تشریف لیجا یا کرتے ہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم و جلد انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں حضرت شیخ عبدالقادر انہیں شریعت کے اصول سمجھایا کرتے ہیں جبکہ خلافت کے تمام علوم شرعیہ کا مرکز و منبع حضور کی ہی ذات گرامی ہو۔ کیا تمہارے پاس ان گستاخیوں کے جوابات ہیں، کیا ان گستاخیوں کے باوجود تم عقائد اہلسنت کے حامل رہو گے؟ کیا تمہارے نزدیک انبیاء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک امتی کے شاگرد ہیں؟ شرم شرم۔ کیا تمہارے اور مرزاؤں کے عقائد میں کوئی فرق ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

④ بریلوی ملاؤں کے نزدیک حضور شافع محشر نہیں!

سے خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا احمد رضا
(گلشن رضوی ص ۳۳۱ کوہ کتب خانہ غوثیہ رضویہ گولہاں لاہور)
اسی قسم کے اشعار مدائح اعلیٰ حضرت میں بھی موجود ہیں جو بریلوی حضرات کی ایک معروف کتاب ہے۔
سے ستائے حشر میں اگر مہر کی پیش ہم کو
چھپالے ہم کو تو تیرے واسطے سلام علیک
حشر میں ہو جب قیامت کی پیش
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت بحوالہ تھنیت مذاہب شائع کردہ مکتبہ فیض باغ لاہور)
حضرات! ان اشعار سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حشر کے روز جب تمام انبیاء بھی لوگوں کو شفاعت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خدمت میں

بھیجیں گے تو یہ ملاں اس وقت بھی اپنے پیروں میں احمد رضا خاں کی تلاش کرتے پھریں گے۔
 پرجہ جس سے دشمنی ہو اس کے پاس کون جاتا ہے۔

ہم تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شافع محشر تسلیم کرتے ہیں۔

حضور کے گستاخو! جب تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو
 مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ان کے ایمان پر ظلم نہ کرو۔ اپنے نام مہنا و شیخ الحدیثوں سے کہو کہ
 حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلاف زہر لگاتے وقت اپنے گھر کی خبر بھی لے لیا کریں
 کہ کہیں ہمارے گھر کے اندر گستاخانِ رسولؐ تو نہیں بستے!

۵) بدعتی ملاؤں کی خیر اور رسولؐ سے بغاوت

سے نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے؟

ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدارج اعلیٰ حضرت ص ۴۱)

حضورؐ کے باغیو! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضا خاں ہوگا تو دنیا کے ایمان
 کو جھوٹے دعووں سے برباد نہ کرو۔ سنی سمجھاؤ: ان ایمان کے لیڈروں کا اندازہ کر لو کہ
 کس طرح سادہ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکا دیا جا رہا ہے۔ کیا مذکورہ بالا
 شعر میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتے ہوئے اغیار کے
 سایہ کی پناہ نہیں لی۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ نکیرین قبر میں نہایت سختی کیا تھ سوال کریں گے
 پہلا سوال مَنْ دَنَّاكَ دوسرا سوال مَا دُئِنَّاكَ تیسرا سوال مَا كُنْتُ فَهَوُلَ فِ

هَذَا التَّجَلَّى۔ ان کے ہارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا
 جواب دیگا دُئِنَّاكَ میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے کا جواب دیگا دُئِنَّاكَ میرا رب اللہ ہے
 میرا دین اسلام ہے اور تیسرے کا جواب دیگا ہُوَ دُئِنَّاكَ صلی اللہ علیہ وسلم
 وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ اول ص ۲)

کیا پہلا سوال جو شعر میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحبِ دجوان کے ہی ہم مذہب ہیں)
 کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ تضاد بیان کیوں اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت کیوں؟

⑨ حرام مال سے عرس کرنا جائز ہے

”مسجد مدرسہ وغیرہ میں بے عینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے فلاں چیز دے، اس نے دی، اس نے قیمت میں زیر حرام دیا۔ تو چیزیں ٹھہریں، وہ خبیث نہیں ہوتی اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہوگا۔ (احکام شریعت ص ۵۹)

حضرات! اس عبارت میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر زیر حرام کے بدلہ میں اشیاء خریدی جائیں مگر اس زیر حرام کو جیب میں رکھیں تو وہ اشیاء اس صورت میں ناپاک نہیں ہوں گی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ دوسرے دیکر حرام کھانا اور کھانا جائز ہوگا۔ بلکہ اس زیر حرام سے میلاد و عرس و نذر و نیاز وغیرہ کا دینا جائز ہوگا۔

حضرات! آپ نے ان حرمیوں کے پیروں و مرشد کے فتوے کو ملاحظہ فرمایا۔ بیچاروں سے مارے حرم کے حرام و حلال میں بھی تمیز نہ ہو سکی بلکہ میلادوں اور عرس کے نام پر حرام کھانے کی کھلی چھٹی ویدی کہ حرام کھاؤ اور عوام الناس میں فساد کراؤ اور محبت رسول کا لباس پہن کر دنیا کے ایوان کو بد باد کرو۔ پرچہ کل مشیئی یوجع الیٰ اصلہ۔

⑩ مولوی احمد رضا کے بقول بدعتی ملاؤں کے پیچھے نماز جائز نہیں

مؤدخو یا ناچ دیکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (احکام شریعت ص ۷۷) حضرات! مذکورہ بالا حوالہ نمبر ۹ میں تو اس بات کو بیان کیا گیا تھا کہ زیر حرام کی خریدی ہوئی اشیاء کا کھانا اور زیر حرام سے داگر چکی حیل سے ہو میلاد کرنا جائز ہے مگر اس حوالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ سود خور کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیا اس حرام اور مذکورہ حرام میں فرق آپ لوگوں کو آسمان کا فرشتہ بتا گیا تھا یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح ان مولوی صاحب کو بھی متصادماتیں کہنے کی بیماری ہے۔ جو لوگ عرس وغیرہ میں سود کی کٹائی پر وعظ کہتے ہیں اور نعتیں پڑھتے ہیں (جیسے بدعتی بریلوی ملاں) ان کے مجدد کے نزدیک ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۱۱) بدعتی ملاؤں کے نزدیک احمد رضا کا مقام سرگود عالم کے برابر ہے

تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم
تو ہے اللہ کا، اللہ تبار

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴)

رسول اللہ کے دشمنو! مولانا اسماعیل شہید و مولانا اشرف علی ہقانویؒ پر الزام لگاتے وقت تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں تھی۔ پچ بے تمہیں ان بزرگوں کی پھونکار پڑ گئی۔ اب تمہارے ہوش سبھی قائم نہیں رہے۔ پہلے تو اولیاء اللہ کی دشمنی تک محدود تھے، مگر اب اور ترقی کی توانیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تک زبان درازی سے اعراض نہ کیا۔

جب تمہارے نزدیک حضور صلی علیہ وسلم کا مقام اور عظمت تمہارے پیرو مشد مولوی احمد رضا خاں سے زیادہ نہیں ہے بلکہ العیاذ باللہ تیری تعظیم ہے سرکارِ عرب کی تعظیم تو اپنے میلادوں میں اس عقیدہ کی اشاعت کیوں نہیں کرتے۔

سُنی مسلمانو! ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نہ کسی ولی اور نہ ہی قطب و ابدال اور نہ ہی انبیاء سابقین اور نہ ہی ملائکہ مقربین کو حاصل تھا ساری کائنات میں سے اشرف و اعلیٰ آپ کی ہی ذات ہے، آپ کی عظمت کسی کو حاصل نہیں۔ مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسولؐ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مجدد و بدعات مائتہ حاضرہ ایک برابر ہیں۔ شرم، شرم، شرم۔

۱۲) سند المفسرین حضرت مولانا شاہ اسحقؒ کے نزدیک بریلویؒ ملّاں مشرک ہیں

”اللہ جل شانہ حضور الزم صلی علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کرو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو! میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو“

(الاستاذ ص ۵۹)

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو“ اے خداوندِ عرب کہہ کر برا کر سکے تھو“

ملفوظات حصہ اول ص ۱۳

حضرات: یہ مذکورہ بالا عبارتیں مجدد و بدعات مائتہ حاضرہ مولوی احمد رضا خاں کی ہیں

جو بدعتی حضرات کے مجدد وقت ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ آیا مجدد صاحب کی عبارتیں حضرات سلف صالحین کے عقیدے کیساتھ بھی ملتی جلتی ہیں یا ان کے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرات سلف صالحین سے تو کیا ان لوگوں کو قرآن مقدس کی آیات سے بھی بغاوت کرنے کی جرأت ہو چکی ہے چنانچہ مذکورہ عبارتیں قرآن مقدس اور حضرت شاہ اسماعیلؒ کے ایک قول پر چانچي جھلکی جن سے ناظرین کرام حق و باطل میں امتیاز کر سکیں گے۔ حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں اس طرح مطلق فرماتے ہیں:

”وازاں جلد از کسانیکہ در نام نہادون خود را بندہ فلاں و عبد فلاں میگویند و این شرک در تسمیہ است۔“ ترجمہ:- اور اس میں سے وہ لوگ ہیں جو کہ ہم رکھتے ہیں اپنے آپ کو فلاں کا بندہ اور فلاں کا عبد کہتے ہیں (مثلاً عبد اللہ، عبد العباس) وغیرہ شرکیہ نام ہیں۔ یہ شرک فی التسمیہ ہے۔ (امداد السائل ترجمہ مائتہ مسائل ص ۱۸)

حضرات حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت مذکورہ بالا عبارتوں کے بالکل خلاف ہے اور ایسا فعل یا عمل کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ انہی کی زبانی اب تو بڑی بڑی ملاں مشرک ٹھہرے۔ یہ کوئی دیر بند سی کہنے والا نہیں ہے نیز اس آیت کریمہ

مَا كَانَ لِلْبَشَرِ اَنْ يُّدْعِيَ اللَّهَ اِلٰهًا يَدْعُوْنَهُ بِالْحُكْمِ وَالنُّوَّةِ ثُمَّ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُفُوْا عِبَادَةً لِّمَنِ دُونَ اللَّهِ فَلَسْكَتْ كُفُوْا بِاٰنِيتِيْنَ

ترجمہ:- کسی بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کے کتاب اور دین کی فہم اور نبوت عطا فرمادیں، پھر وہ لوگوں سے کہنے لگیں کہ میرے بندے بن جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر۔ لیکن وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ۔ (سورۃ آل عمران)

کے مریض مخالف ہے۔ اس لوگوں کو اولیاء اللہ اور قرآن سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

۱۳) بدعتی ملاؤں کے نزدیک حقیقہ کے پانی سے وضو جائز ہے

”حقہ کا پانی قطعاً پاک ہے اس سے بھی وضو کرے تو ہو جائے گا۔“ (فتویٰ رضویہ ص ۲۴۴ کتاب الطہارت و احکام شریعت ص ۲۸)

مثل مشہور ہے کہ جیسی روح دیے فرشتے جس طرح کو بخش عقیدہ رکھنے والا ملاں تھا اسی طرح کاپانی بخش میسر ہو گیا۔ دراصل حق کے پانی کو پاک کئے کن بڑی درجہ یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں (بانی مذہب بریلویہ) بھی اس کے بعد مشاق تھے۔

بدعتی ملاؤں کے نزدیک کرشن کنہیا کافر بھی حاضر ناظر ہے۔ کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔ (مفوضات ص ۱۱۱ حصہ اول)

حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ محدث بدعات مانتے حاضرہ کے نزدیک کافر کو بھی علم الغیب و حاضر و ناظر مان لیا گیا۔ مہلک جب اس صفت میں کافر و مومن شریک ہو سکتے ہیں تو پھر اس کو کمال سمجھنا چہ معنی دارو۔

میرے سنی مسلمان بھائیو! الحمد للہ اختصار کے طور پر بدعتی ملاؤں کی کتب سے بندہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا درود و خدا رسول اور مدینہ منورہ تمام اہمیت محمدیہ سے جدا گانہ ہے۔ دراصل یہ لباس درویشی میں ایمان کے لٹیرے ہیں۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے پیچھے استہزاء میں لا کر انہیں مذہب سے دور کر رہے ہیں اور انہیں علماء حقانی کے خلاف جھوٹی باتیں بنا کر متفرک کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں مگر ایک نظر عوام دیدان کے غلط پروپیگنڈے اور کذب بیانی (جو ان کا شیوہ ہے) سے ہرگز متاثر نہیں ہو سکتی۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ جن کی ابتدا یہ ہو ان کی انتہا کیا ہوگی۔ پروردگار عالم ہمیں ان عقائد فاسدہ سے محفوظ فرمائے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ملنے کے پتے

انجمن خدام الاسلام ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور

عمرانے اکیڈمی ۴۰/بی ۱ اردو بازار لاہور

مکتبہ رشیدیہ — غلامنڈی — ساہیوال

معیاری خوبصورت اور مستند کتابیں

- | | | |
|----|---------------------------------|---------------------------|
| ۱ | نماز سمیپہر | ایشیہ محمد ایاس فیصل |
| ۲ | ترتیب نزول قرآن | پروفیسر محمد اجل خان |
| ۳ | محاسن موضح قرآن | مولانا اخلاق حسین قاسمی |
| ۴ | بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ | |
| ۵ | امام ابن تیمیہ | ڈاکٹر محمد یوسف کوکن عمری |
| ۶ | طب رحمانی | مولانا خورشید عالم |
| ۷ | ملفوظات طبیات | شیخ التفسیر حضرت لاہوری |
| ۸ | علما کی حق گوئی | مفتی انتظام اللہ شاہانی |
| ۹ | مودودیت سے ناراضگی کے ارتبا | حضرت لاہوری |
| ۱۰ | شفاء القلوب | قاری عبد المجید |
| ۱۱ | اربعین | مولانا عبدالرؤف فاروقی |
| ۱۲ | حیات النبی | میاں محمد سعید |
| ۱۳ | مسائل زکوٰۃ | |
| ۱۴ | مسائل تجہیز و تکفین | |
| ۱۵ | خطبات | حضرت لاہوری |
| ۱۶ | حضرت ابوہریرہ | قاری محمد اسلم قاسمی |
| ۱۷ | حضرت ابوسفیان | مولانا محمد نافع |
| ۱۸ | حدیث الثقلین | |

ملنے کا پتہ:

سٹی پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۷۶۶ لاہور ۷
الوہاب مکیٹ اردوانا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

بدعت اور شرک

قرآن و حدیث اور بزرگان دین کی نظر میں

نتیجہ فکر

مفت مولانا کفیل الرحمن نشاۃ (فاضل دیوبند)
پیش کش

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ لاہور ۹
باغ بپورہ

جامعہ حنفیہ قادریہ ملت جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت

۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور ۹

جامعہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس میں درس نظامی کے ساتھ چھٹی تا میٹرک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ علوم دینیہ سے فارغ ہونے والا طالب علم علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہو کر ملک و ملت کی خدمت احسن طریقہ سے کر سکے جامعہ میں حفظ و ناظرہ کا بھی مکمل انتظام ہے ۲۵ کے قریب بیرونی طلباء بھی زیرِ تعلیم ہیں جن کی جملہ ضروریات کا جامعہ کفیل ہے، نیز مسافر طلباء کو نقد مہمانہ و طبیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے لیے کم از کم ۱۲، ۱۳ سال عمراؤ حافظِ سترآن ہونا شرط ہے۔

جامعہ کی انک عمارت کے لیے جی ٹی روڈ منادیاں تھانہ کے پاس چوک یادگار شہیدان میں تقریباً ایک کنال جگہ خرید لی گئی ہے۔ جس کی تعمیر میں اہل ثروت حصہ لیں گے اللہ ماجر و عند الناس مشکور ہو

الداعی : جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور ۹

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 اذْكُرُوا مَنَافِعَ مَا تُؤْتُونَ لَكُمْ مَقْصُودٌ رِزْقِي كَرِيمًا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ

کہ اس رسالہ کی اشاعت سے دیوبندی اور بریلوی کا بھگڑنا ختم ہو گیا
 کیونکہ جن عقائد خبیثہ و کفریہ سے علماء دیوبند کو متہم کیا جاتا تھا ان کی
 تردید انہی ہی زبان و قلم سے معلوم کر لینے کے بعد کسی دیندار صاحب ایمان
 کو انکار و اصرار کی مطلقاً گنجائش باقی نہیں رہتی اسی لئے اس رسالہ کا نام

کفر و ایمان کی کسوٹی

رکھا گیا ہے تاکہ مخلص اور ضعیفی میں امتیاز ہو سکے جو لوگ
 اب بھی اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے اور "کافر کافر" کی رٹ
 لگائیں گے وہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت عالیہ کے
 فیصلہ کے مطابق خود اپنے ایمانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے

اَعْيَاذُنا اللہ تعالیٰ و جمیع المسلمین

شائع کردہ

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ،

باغیانپورہ لاہور نمبر ۹